مولانا محمد عارف سنبھلی
دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوائے نبوت

یہ تو بالکل قطعی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، مثلاً انہوں نے لکھا:

(۱) "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء، صفحہ: ۱۱)

(۲) خدا وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ (اربعین نمبر ۲: صفحہ: ۴۴)

اور فقط میں ہی کا نعرہ لگاتے ہوئے مرزا صاحب نے لکھا:

"میرے بغیر سب تاریکی ہے، میں اللہ کا آخری نور ہوں اور سب راہوں میں آخری راہ ہوں" کشتی نوح صفحہ: ۶۵)

گویا اگر مرزا صاحب پیدا نہ ہوئے ہوتے تو نہ قرآن سے دنیا کی تاریکی دور ہوتی نہ سراج منیر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ سے اور نہ صحابہ کرام کی سیر و سوانح سے، دنیا میں بس اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا، مرزا صاحب آ گئے تو دنیا میں اجالا ہو گیا، اس طرح مرزا صاحب نے حضور علیہ السلام کے بجائے اپنی ذات کو سراج منیر قرار دے ڈالا۔

پھر مرزا صاحب نے فقط نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ تمام انبیاء کی عظمتوں کا حامل بھی خود کو بتایا، ان کا بیان بغور ملاحظہ کیجئے۔ لکھتے ہیں:

"میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زینہ تھا، مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسیٰ ابن مریم کے نام سے ہی موسوم نہیں، بلکہ اور بھی میرے نام ہیں، جو آج سے چھبیس برس پہلے خدا تعالیٰ نے "براہین احمدیہ" میں میرے ہاتھ سے لکھا دیئے ہیں، اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا ہو، جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا: میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اس کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا، یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرائے میں، سو ضرور ہے کہ ہر نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی: صفحہ ۸۴-۸۵)

تو یہ تھے دعوے مرزا غلام احمد کے کہ وہ کسی ایک نبی کی نہیں بلکہ تمام انبیاء کی عظمتوں کے سرمایہ دار ہیں۔

مگر کہنا ان کا پھر بھی یہی تھا کہ میں عقیدہ ختم نبوت کا منکر نہیں بلکہ حضور کو خاتم النبیین ہی جانتا ہوں، سوال یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے تھے تو اس کے باوجود انہوں نے اپنے لئے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کس طرح کر ڈالا تھا؟ تو اس سوال کا عجیب و غریب جواب بھی خود مرزا صاحب سے ہی سن لیجئے کہتے ہیں:

"میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو در حقیقت خاتم النبیین تھے، مجھے رسول کے لفظ

سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیوں کہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ بموجب آیت "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم" بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں، اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے، اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیوں کہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا، اور میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم، پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی، کیونکہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی بہر حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی (رسالہ ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ حقیقۃ النبوۃ: صفحہ ۲۶۶)

تو اس تدبیر سے مرزا صاحب نبی اور رسول بن بیٹھے اور اب ذرا مرزا صاحب کے ان الفاظ پر بھی غور کر لیجئے کہ:

"میں ظلی اور بروزی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم"

کیا خیال ہے ناظرین کرام کا اس امر میں کہ اگر کوئی قادیانی صاحب اعلان کرنے لگیں کہ لوگو! میں ظلی اور بروزی طور پر وزیر اعظم ہوں، اور میں نے ایک بروزی پارلیمنٹ بھی تشکیل دی ہے جس میں کئی سو بروزی ایم پی میں اور ہماری یہ بروزی پارلیمنٹ قانون بنائے گی اور ملک میں اس قانون کا نفاذ کرے گی، اور ہماری اس پارلیمنٹ کو یہ حق ہوگا کہ ملک کی اصلی پارلیمنٹ کے جس قانون کو چاہے تبدیل کر دے۔ اور حکومت کے جس قانون کو جو چاہے مطلب متعین کرے، پس ملک کی تمام پبلک کے لئے ضروری ہے کہ وہ مجھے ظلی وزیر اعظم تسلیم کرے، اور میری پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی پابندی کو لازم جانے، لیکن میرے اس دعوے سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں نے اصلی وزیر اعظم سے بغاوت کر دی ہے، یہ بات بالکل نہیں ہے بلکہ واقعہ یوں ہے کہ میں اس طرح وزیر اعظم بنا ہوں کہ وزیر اعظم کا وجود میرے اندر آگیا ہے۔

تو اگر کوئی قادیانی صاحب اس طرح اعلان فرمانے لگیں تو ناظرین بتائیں کہ حکومت ان بروزی وزیر اعظم کے ساتھ کس طرح پیش آئے گی؟ یقیناً ایسے آدمی کا یہی حشر ہوگا کہ یا تو اسے جیل بھیج دیا جائے گا۔ یا پاگل قرار دے کر اسے کسی پاگل خانے میں بھرتی کرا دیا جائے گا کہ لو تم اس پارلیمنٹ میں قانون بنا بنا کر نافذ کرتے رہو اور اپنی وزارت عظمی کے گیت گاتے رہو۔

مرزا صاحب کا عقیدہ اوتار:

مرزا صاحب ظلی اور بروزی الفاظ کے ذریعہ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اوتار نہیں بنے تھے بلکہ وہ کرشن جی کے اوتار بھی بن بیٹھے تھے۔ ان کا بیان ملاحظہ ہو، کہتے ہیں:

"لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھے اور بھی نام دیئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا نام مجھے دیا گیا ہے، چنانچہ ملک ہند میں کرشن نام کا ایک نبی گزرا ہے جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا، اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے، پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں، وہ کرشن میں ہی ہوں، اور یہ دعویٰ میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے اوپر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ" (حقیقۃ الوحی: صفحہ ۸۵)

تو مرزا صاحب ایک جانب حضور خاتم النبیین کے اوتار بنے اور دوسری جانب کرشن جی کے بھی اوتار بن گئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں بھی اور ان کے اوتار بھی:

مرزا صاحب اپنی کتابوں میں تو حضرت مسیح علیہ السلام، آپ کی والدہ معظمہ اور ان کے سارے خاندان کو بد ترین تہمتیں لگاتے اور گالیاں دیتے ہیں، مگر جب انگریزی حکومت کو چاپ لوسی کے خطوط لکھتے ہیں تو حضرت مسیح کے اوتار بن جاتے ہیں، اس منافقت کا نمونہ بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے خاندان پر تہمتوں اور گالیوں کی بوچھار کرتے ہوئے مرزا صاحب نے لکھا:

''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا، مگر شاید یہ خدائی کے لئے شرط ہو گی، آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہے''

مرزا صاحب کا حضرت مسیح کو شرابی بتانا:

لکھتے ہیں: ''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے'' (کشتی نوح: صفحہ ۶۵ حاشیہ)

اس بیان میں جس بے باکی کے ساتھ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شراب پینے والا لکھا اور یورپ کے لاکھوں کروڑ آدمیوں کی شراب خوری کی ذمہ داری بھی حضرت مسیح علیہ السلام پر ڈالی اسے پڑھنے کے بعد اہل اسلام مرزا صاحب کی نسبت جس نتیجہ پر پہنچیں گے وہ محتاج بیان نہیں۔

مگر جب یہی مرزا صاحب اپنی آقا ملکہ وکٹوریہ کے حضور خط لکھتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل بیان کرنے میں ان کا یہی بے باک قلم انتہائی رواں ہو جاتا ہے، تب مرزا صاحب لکھتے ہیں اور نہایت ہی نیازمندانہ وفدویانہ انداز میں لکھتے ہیں:

(۱) ''اس نے یعنی خدا نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ در حقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے، اور ان میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں، اور ان میں سے ہے جن کو خدا خود اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنے نور کے سایہ میں رکھتا ہے۔'' (تحفہ قیصریہ: صفحہ ۱۶)

(۲) ''میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز (اوتار) کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔'' (تحفہ قیصریہ: صفحہ ۱۶)

(۳) میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت سے کھڑا ہوں'' (تحفہ قیصریہ: صفحہ ۱۶)

اوپر کی سطروں میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جو عبارتیں بعینہٖ ان ہی کے الفاظ میں درج کی گئی ہیں وہ اس حقیقت میں کسی شک و شبہے کی گنجائش نہیں چھوڑتی کہ انہوں نے بار بار اپنے نبی ہونے بلکہ ''مجمع النبوات'' ہونے کا اعلان کیا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں کسی تلبیس کا شکار ہونے کی گنجائش نہیں۔